REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R N. NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD: NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷ — شمارہ ۵

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۴ جنوری ۷۸ء کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:

" ٹانگ کے زخم کی تکلیف ابھی ہے اور ضعف بھی ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۰ صلح (جنوری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

۲۳ صفر ۱۳۹۸ ہجری — ۲ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش — ۲ فروری ۱۹۷۸ء

افسوس! محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ناظر بیت المال خرچ وفات پا گئے!

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۳۰ جنوری (صلح) نہایت درجہ افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال (خرچ) گورو تیغ بہادر ہسپتال امرتسر میں چند روز زیرِ علاج رہنے کے بعد بعمر ۶۶ سال وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کی اطلاع فون پر ملتے ہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ بذریعہ کار امرتسر کے لئے روانہ ہو گئے۔ چونکہ کل ہی مرحوم کے بیٹے عزیز مطیع الرحمٰن صاحب مقیم لنڈن کے بارہ میں اطلاع ملی تھی کہ وہ خود قادیان پہنچ رہے ہیں۔ اس لئے محترم صاحبزادہ صاحب نے متعلقہ ڈاکٹر سرجن سے مل کر خاص ٹیکا لگا کر ایسا انتظام کرایا کہ بیٹے کی آمد تک مرحوم کا جنازہ محفوظ رہ سکے۔ اور خود انگلستان فون کے ذریعہ بیٹے کو وفات کی اطلاع اور جلد پہنچنے کا انتظام کرنے کے لئے کچھ وقت رک گئے۔ دریں اثناء ٹیکسی کے ذریعہ مرحوم قریشی صاحب کا جنازہ سوا تین بجے قادیان لایا گیا۔ تدفین چند روز بعد عمل میں آئے گی۔

مرحوم قریشی صاحب کو حبس البول کی تکلیف کچھ عرصہ قبل سے چل رہی تھی۔ ذیابیطس شکری کا عارضہ بھی بہت شدید نوعیت کا چل رہا تھا۔ مگر اس کے باوجود مرحوم کی یہ مضبوط قوتِ ارادی اور سلسلہ کے ساتھ محبت اور خلوص ہی تھا کہ باوجود ایسے موذی عوارض لاحق حال ہونے کے مرکز سلسلہ میں ذمہ دار عہدہ کے سبھی کاموں کو پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ فدائیت کے جذبہ سے بجا لاتے رہے۔ آپ کو حبس البول کی تکلیف بڑھ گئی تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے مشورہ اور ہدایت کے بعد آپ کو امرتسر کے ماہر سرجن ڈاکٹر بلونت سنگھ صاحب سے معائنہ کیلئے بھجوایا گیا۔ جنہوں نے بغور معائنہ کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ مثانہ کے اوپر بڑھ چکے گلینڈز کا فوری اپریشن کیا جائے۔ چنانچہ اپریشن کے دوسرے ضروری طبی انتظامات اور احتیاطی تدابیر عمل میں لائے جانے کے بعد مکرم ڈاکٹر بلونت سنگھ صاحب نے مورخہ ۱۲/۸/۷۷ کو خود اپنے ہاتھ سے کامیاب اپریشن کیا۔ اپریشن کے بعد جو طبعی کمزوری اور ضعف ہوا کرتا ہے وہ ہوا اور درمیان میں آپ کی طبیعت کسی قدر سنبھل گئی۔ اسی وجہ سے ٹیوب کے ذریعہ پیشاب نکلتے رہنے کے انتظام کو بدل کر قدرتی طریق کو آزمایا جانے لگا۔ مگر ٹیوب والے زخم سے بھی بول رستا رہا۔ آخر میں قدرتی مقام سے بول کو مصنوعی طریق سے جاری کرنے کا انتظام کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی جسمانی قوت میں غیر معمولی کمزوری آتی رہی۔ کیونکہ تجویز کردہ اغذیہ مرحوم کو ہضم نہ ہو سکتی رہیں۔ آج رات جب تکلیف زیادہ ہو گئی اور ڈاکٹروں کی ممکنہ تدابیر کے سامنے خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی تو صبح کو آپکی روح اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس جا حاضر ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک نہایت ہی بے نفس۔ غریب المزاج۔ سادہ زندگی بسر کرنے والے صفِ اول کے خادمِ سلسلہ تھے۔ آپ حضرت حافظ محمد یامین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے فرزند تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی میں قادیان میں ہجرت کر کے رہائش پذیر ہو گئے تھے اور بعد میں محلہ ناصر آباد میں مرحوم نے اپنا مکان تعمیر کرایا۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد اوائلِ عمر میں ہی صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں آ گئے اور ایک کلرک سے ذاتی محنت اور اخلاص و محبت کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کرتے کرتے ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کے جلیل القدر اور ذمہ داری کے اہم عہدہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی اور قدر افزائی کے نتیجہ میں پہنچے اور اس عہدہ سے بعمر ساٹھ سال صدر انجمن احمدیہ کی باقاعدہ ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ لیکن حضور انور کے ارشاد کے تحت بعد از ریٹائرمنٹ بھی اسی عہدہ پر پورے انہماک اور خلوص کے ساتھ خدمت بجا لاتے رہے۔

تقسیمِ ملک سے قبل آپ کا زیادہ عرصہ بطور کارکن نظارت بیت المال ہی میں گزرا۔ ملکی تقسیم کے بعد جب قادیان میں حالات معمول پر آ گئے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں مرکزی دفاتر کو پھر سے سیٹ (Set) کیا گیا تو اس کام کو نئے سرے سے چلانے کیلئے آپ نے نمایاں کام کیا۔ اپنے ہاتھ سے بیشتر دفاتر کو سیٹ کیا۔ نئے کارکنان کو ٹریننگ دیتے رہے۔ پرانے کارکن ہونے کی وجہ سے دفتری معاملات میں آپ ایک اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ زمانۂ درویشی میں آپ کو بطور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ناظم جائیداد و تعمیرات۔ اور نائب ناظر بیت المال کے مختلف فرائض نہایت درجہ خوش اسلوبی سے بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہر کام بڑی بشاشت اور توجہ سے سرانجام دیتے۔ اس کے بعد وہ وقت بھی آیا جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت بیت المال کے صیغہ کو آمد اور خرچ کے لئے دو الگ الگ نظارتیں بنا دینے کا ارشاد فرمایا۔ تب حضور نے مرحوم کو ناظر بیت المال خرچ بنایا۔ جس پر مرحوم بڑی تندہی کے ساتھ اپنے مرض الموت تک کام کرتے رہے۔

آپ ایک مرنجانِ مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ سالہا سال سے سلسلہ کی ذیلی تنظیم مجلس انصار اللہ کے صدرِ مرکزی بھی رہے۔ ذمہ داری کا آپ کو اس قدر احساس رہتا کہ ہر ایسے وقت میں جب آپ نظارت کے کام سے ذرا فرصت پاتے تو ہندوستان کے انصار کو بیدار کرنے اور ان میں فعالیت کی روح پھونکنے کے لئے راقم الحروف سے اکثر تبادلہ خیالات کر کے عملی اقدام فرماتے۔ اس سلسلہ میں آپ نے گذشتہ سال ایک جیبی رسالہ "الواح الہدیٰ" کے نام سے مجلس انصار اللہ کی طرف سے شائع کیا۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔ آپؑ کے ہر سہ خلفاء عظام کے خطبات و تقاریر کے چیدہ چیدہ ایسے اقتباسات جمع کئے جو جماعتی تربیت کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے پچاسیویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

اللہ تعالیٰ کے ایک خاص احسان کا ذکر۔ نئی شائع کردہ کتب سلسلہ کا تذکرہ اور خریدنے کی تحریک

اللہ تعالیٰ کے ایک خاص احسان کا ذکر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر کا آغاز اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے تذکرہ سے کیا۔ اور اس ضمن میں اظہارِ تشکر کے طور پر اُس کے ایک خاص احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہمارا خدا اپنے بندوں پر بے حد فضل کرنے والا اور اپنے بے پایاں احسانوں سے نوازنے والا ہے۔ میں کس منہ سے اللہ تعالیٰ کے کن کن احسان کا ذکر کروں اور وہ زبان کہاں سے لاؤں جس سے اللہ تعالیٰ کے بیشمار اور ان گنت احسانوں پر شکر کا حق ادا ہو۔ وہ تو ہم عاجز انسانوں سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کے ایک عظیم الشان احسان کا اس وقت ذکر کرتا ہوں۔ کل شام (۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کی شام) کی رپورٹ یہ ہے کہ گزشتہ سال کی اس تاریخ (یعنی ۲۶ دسمبر ۱۹۷۶ء) کو جتنے مہمان ربوہ آئے تھے اُس کے مقابلہ میں امسال بیس ہزار سے زیادہ احباب باہر سے ربوہ پہنچ چکے ہیں اور ابھی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ اس پر مزید یہ کہ مجموعی طور پر اکتیس بیرونی ملکوں کے احمدی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ (جلسہ کے تیسرے روز کی اطلاع کے مطابق یہ تعداد بفضلہ تعالیٰ ۳۴ ہو گئی۔ بدر) سو گویا اس وقت جلسہ گاہ میں پاکستان کے علاوہ اکتیس ملکوں کے احمدی موجود ہیں، الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔ ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ آئندہ سالوں میں جلسہ میں شمولیت کرنے والے ممالک کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ اور انشاء اللہ العزیز خدائی وعدوں کے بموجب وہ دن بھی آئے گا جب ہر ملک کے احمدی جلسہ سالانہ میں شریک ہوا کریں گے۔

نئی شائع کردہ کتب سلسلہ

بعدہٗ حضور نے مرکزی اداروں اور مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے ۱۹۷۷ء کے دوران شائع ہونے والی کتب اور بعض تراجم کا ذکر فرمایا۔ حضور نے ان کتابوں اور تراجم کا ذکر کرنے سے قبل جماعت کے اہلِ قلم احباب کو نئی کتب کی تصانیف کے سلسلہ میں ایک بنیادی امر کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

نئی کتب اور تراجم کا ذکر کرنے سے قبل میں کتابیں پڑھنے اور لکھنے والوں کو ایک اصولی امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں قرآن مجید میں یہ دعا سکھلائی گئی ہے کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے میرے رب علم کو بڑھا۔ یہ دعا فرد کے لئے بھی ہے، جماعت کے لئے بھی ہے، قوموں کے لئے بھی ہے۔ اور نوعِ انسانی کے لئے بھی۔ اس دعا کا انفرادی طور پر بھی اور جماعتی رنگ میں بھی مانگنا ازبس ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ یہ تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ اس کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں۔ اس لئے دُنیا کی ہر شئے پر اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات کے غیر محدود اثرات پڑ رہے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں کائنات کی ہر شئے میں نت نئے خواص پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے کوئی مرحلہ ایسا نہیں آسکتا کہ جب انسان یہ کہہ سکے کہ میں نے کسی شئے کے تمام خواص معلوم کر لئے ہیں اور میں ان پر حاوی ہو گیا ہوں۔ اِسی لئے انسان کتنا ہی علم کیوں نہ حاصل کر لے اس کا علم محدود اور ناقص ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ مزید علم حاصل کرنے میں کوشاں رہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآنی دُعا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے تتبع اور تشریح کے رنگ میں ایک دُعا سکھلائی ہے اور وہ ہے رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ۔ یعنی اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ چونکہ حقائق الاشیاء غیر محدود ہیں اس لئے علم کی تلاش اور حقائق کی دریافت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ بسا اوقات انسان اپنی دانست میں ایک بات کا علم حاصل کرتا ہے۔ لیکن آگے چل کر پتہ لگتا ہے کہ اُس نے اپنی عقل کی رُو سے جو بات معلوم کی تھی وہ غلط مفروضہ پر مبنی تھی اس لئے وہ اصل حقائق کے برخلاف ہے۔ ایسی انسان اصل حقائق سے پہلو تہی کرتے ہوئے جتنا اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے اتنی ہی اس کی سابقہ غلطیاں ظاہر ہو کر اس کے سامنے آجاتی ہیں۔ حتیٰ کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ انسان دریافتیں اور ایجادات زیادہ کرتا ہے یا اُس پر اپنی غلطیاں زیادہ آشکار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم علم میں اضافے اور حقائق الاشیاء کے انکشاف کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرتے رہیں۔

دُنیا میں بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ علم کی تلاش تو کرتے ہیں۔ لیکن حقائق کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آگے چل کر اُن کا علم جہالت ثابت ہو جاتا ہے۔ حقائق سے پہلو تہی تحقیق کے غلط انداز کو رواج دینے کا موجب بنی ہے۔ اور اسے اسلام کے خلاف تعصب رکھنے والے سکالرز نے رواج دیا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر کسی موضوع پر سو آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ کتابیں لکھی ہیں تو ایک اور آدمی اُٹھتا ہے۔ کوئی بات ایک کتاب سے لے لیتا ہے اور کوئی بات دوسری کتاب سے لے لیتا ہے۔ اور اس طرح پر متفرق باتوں یا نظریات کو جمع کر کے ایک نئی کتاب پیش کر دیتا ہے۔ اب یہ تحقیق تو ہے لیکن اس میں حقائق نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ بتاتا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ حقائق کی طرف متوجہ ہو۔ دُوسروں کی خلافِ واقعہ باتوں کی طرف دھیان نہ دے۔ اور اُن پر تکیہ نہ کرے۔ اور پھر ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرتا رہے کہ اے خدا ہمارے علم میں اضافہ ہی نہ کر بلکہ حقائق سے ہمیں آگاہ فرما۔

احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ مروجہ تحقیق کے اس پس منظر کو سامنے رکھ کر حقائق پر مشتمل کتابیں لکھیں۔ صحیح خطوط پر تحقیق کو چلانے اور اصل حقائق کی اہمیت کو دُنیا سے تسلیم کرانے میں ہمیں ہی کوشش کرنا پڑے گی۔ اور دُنیا کو تحقیق کے اصل طریق کی طرف ہمیں ہی لانا ہوگا۔ اس لئے میں احمدی اہلِ قلم کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انسانیت کو خطرات سے محفوظ کرنے کے لئے ان میدانوں میں بھی آگے بڑھیں۔ اور رہنمائی کا فرض ادا کریں۔ ہمارے مصنفین کی کتب تعداد کے لحاظ سے اتنی نہیں ہیں جتنی ہونی چاہئیں۔ ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ دماغ تو ہیں لیکن نئی کتابیں لکھنے کی طرف وہ اتنی توجہ نہیں دے رہے جتنی توجہ انہیں دینی چاہیئے۔ بعض کتب کے متعلق مجھے کہا گیا ہے کہ میں احباب کو ان سے استفادہ کی تحریک کردوں اب میں ان کی طرف آتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے نظارت اشاعت و تصنیف۔ نظارت اصلاح و ارشاد اور وکالت تبشیر کی طرف سے دوران سال شائع کی گئی کتب کے نام مع تعدادِ کتب کا اختصار سے ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں یہ بھی فرمایا:۔

تحریکِ جدید پاکستان کی طرف سے دوران سال ۲۵ نئی کتب اور متعدد تراجم شائع ہوئے ہیں۔ تحریک جدید کے زیرِ ہدایت مختلف ملکوں کی جماعت ہائے احمدیہ اور احمدیہ مشنوں کی طرف سے جو کتب اور تراجم شائع ہوئے وہ یہ ہیں:۔

انڈونیشیا:۔ (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی۔ (۲) میرا مذہب۔ (۳) نبراس المؤمنین۔

آئیوری کوسٹ:۔ (۱) قرآن مجید کی آخری ۲۸ سورتوں کا فرانسیسی ترجمہ۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی بشارات (۳) ادعیۃ القرآن۔ (۴) ادعیۃ الرسولؐ۔ (۵) احادیث الرسولؐ۔ (۶) اسلامی نماز۔ (۷) لائف آف محمدؐ۔

سیرالیون:۔ (۱) لائف آف محمدؐ۔ (۲) احمدیہ موومنٹ۔

نائیجیریا:۔ (۱) تعلیم الاسلام (یوروبا زبان میں) (۲) ادعیۃ القرآن مع ترجمہ (یوروبا زبان میں) (۳) نماز مع ترجمہ (ہوسا زبان میں)

ماریشس:۔ (۱) فتح اسلام۔ (۲) اسلام میں نبوت۔ (۳) رد الزامات (تینوں فرانسیسی زبان میں)

تنزانیہ:۔ (۱) ابراہیم علیہ السلام کا فرزندِ اعظم (سواحیلی زبان میں)

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا احمدی مستورات سے بصیرت افروز خطاب

تم اس عظیم الشان بشارت کی حامل ہو کہ آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام تمہارے ذریعہ مقدر ہے

یہ غلبۂ اسلام ایمان کی شرط کے ساتھ مشروط ہے جس کے دو اہم اور بنیادی تقاضے اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول ہیں!

۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر احمدی خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس کا مکمل متن جو اب اخبار الفضل مجریہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا ہے، ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں: —

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۰)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (انفال آیت ۲)

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران آیت ۱۷۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (انفال آیت ۳۰)

اور پھر فرمایا: —

اے میری خوش بخت اور خوش نصیب بہنو! اور بچیو! اِذُو الفضل العظیم اللہ تعالےٰ کا تم پر سلام ہو۔ میں نے اس وقت تمہیں جو خوش بخت اور خوش نصیب کہا اس کی ایک وجہ ہے اور وہ وجہ نہایت ہی اہم اور بنیادی ہے اور وہ یہ کہ جب سے انسان پیدا ہوا اور اس وقت سے کہ انسان کی طرف اللہ تعالےٰ کی وحی نازل ہونی شروع ہوئی اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایسی قوم پیدا نہیں ہوئی اور کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا جس میں وہ مستورات پیدا ہوئی ہوں اور رہتی ہوں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ عظیم بشارت ملی ہو جو عظیم بشارت کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس زمانہ میں آپ کو ملی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت

کے مردوں اور عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی تھی کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔ ہمیشہ تم ہی دنیا میں ہر لحاظ اور ہر جہت سے غالب رہو گے۔ دنیا کی کوئی طاقت، دنیا کی کوئی دولت، دنیا کا کوئی جتھہ، دنیا کا کوئی منصوبہ دنیا کا کوئی ہتھیار تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گا۔ لیکن ایک شرط ہے اور وہ شرط یہ ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والیاں ہو تو پھر کوئی دوسری طاقت یا دولت یا جتھہ یا تعداد یا اعداء کا اکٹھے ہو جانا تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گا۔

اس بشارت کا تعلق اُمت محمدیہ سے اس روز سے ہے جس روز کہ عرب کے صحراؤں سے ہمارے محبوب ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیاری اور عظیم آواز اٹھی جو حسن و احسان میں بے نظیر تھی۔ اسلام کے آخری زمانے میں عالمگیر غلبہ کا وقت پہلے دن سے مقدر تھا۔ اس لئے کہ یہ غلبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری کارناموں میں سے ایک تھا۔ آپؐ کا آخری کام اور آپؐ کا آخری غلبہ نوع انسانی بحیثیت نوع کے آخری زمانہ میں مقدر تھا۔ آپؐ کا یہ احسان عظیم تھا کہ آپؐ کے حسن و احسان کے جلوے مغرب اور مشرق، شمال اور جنوب میں سب کے سب بسنے والوں نے آخری زمانہ میں دیکھنے تھے۔ اس آخری زمانہ میں اسلام کی مخالفت کی تیاری شیطانی طاقتوں نے اپنے رنگ میں کی۔ چنانچہ جس آخری اور

عالمگیر غلبہ کی بشارت

دی گئی تھی اس کی راہ میں روکیں ڈالنے کے لئے شیطان نے ایک آخری زور لگانا چاہا۔ تیرھویں صدی ہجری میں اسلام کی مخالفت بہت زور پکڑ گئی اُس وقت شیطانی طاقتوں نے اکٹھے ہو کر اور اسلام کو کمزور پاکر اور اسلام کے حسن اور خوبیوں سے ناواقفیت کے نتیجہ میں اور یہ دیکھ کر کہ اسلام کا عالمگیر دفاع کرنے والا کوئی نہیں۔ یعنی اسلام کی طرف سے جارحانہ حرکت کا قائد اور سپہ سالار بوجہ اندرونی انتشار کے اس وقت مفقود ہے شیطان نے اسلام کے اس آخری غلبہ کے وقت خدا کے کلام اور رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور ہدایت کے خلاف ایک یلغار کی۔ قرآن اور حدیث اور صلحائے اُمت کی پیشگوئیوں کے ذریعہ ہمیں اس کی خبر دی گئی تھی۔ یلغار بڑی سخت تھی اور دفاع نہ ہونے کے برابر تھا۔ دفاع تھا تو سہی لیکن نہ ہونے کے برابر تھا اور اسلام کے حق میں جارحانہ حرکت تو ہمیں بالکل ہی کہیں نظر نہیں آتی یعنی دوسروں کو اسلام کے حسن اور اس کے احسان سے گھائل کرنے کی حرکت ہمیں نظر نہیں آتی اور اسلام کے خلاف تیاری اتنی بڑی زبردست تھی اور یہ حملہ اتنا بھیانک تھا کہ شیطانی طاقتوں نے اس وقت یہ اعلان کیا کہ اسلام بس اب دنیا سے مٹا ہی چاہتا ہے وہ بڑی غلط فہمی میں تھے وہ خوشی سے بغلیں بجا رہے تھے۔ اور نعرے لگا رہے تھے کہ ہم نے اسلام کو جو کہ

خدا تعالےٰ کی آواز

ہے اور نوع انسانی کی بہتری کے لئے ہے، مٹانے کے سامان پیدا کر دئے ہیں شیطانی طاقتوں نے جتنا ان کو سوچنا چاہیئے تھا سوچا اور ظلمانی طاقتوں نے جس طرح عمل کے منصوبے بنانے چاہیے بنائے لیکن اس وقت جبکہ دنیا میں اندھیرا پھیل چکا تھا اور اسلام اپنے انتہائی تنزل کے زمانہ میں تھا۔ جب اُمت مسلمہ میں ہمیں کوئی عالمگیر حیثیت کا جرنیل نظر نہیں آتا اس وقت انہوں نے ایک بھرپور اور اپنے زعم میں ایک کامیاب حملہ کیا اور ظلمات اپنی انتہا کو پہنچ گئیں تب خدا نے شیطان سے کہا کہ تو نے مجھ سے اجازت لی تھی اور میں نے تجھے اجازت دی تھی، تو نے ہزاروں سال اس آخری حملہ کے لئے تیاری کی اور میں نے تجھے کھلی چھٹی دے رکھی تھی اب تو نے طاقت اکٹھی کر لی۔ دنیا کی دولتیں تو نے سمیٹ لیں۔

دُنیا کے ظاہری علوم

تیری جھولی میں پڑ گئے۔ سائنس فلسفہ معاشیات سیاسیات وغیرہ نئے سے نئے علوم نکل آئے۔ نئی سے نئی ایجادات ہوئیں۔ نئی سے نئی discoveries (ڈسکوریز) ہوئیں۔ جو چیزیں پہلے موجود تو تھیں لیکن انسانی علم میں نہیں تھیں وہ انسانی علم میں آنے لگیں۔ اللہ نے کہا میں نے تجھے اس کی اجازت دی۔ جو انتہائی مکر و فریب اور دجل اسلام کے خلاف انسان سوچ سکتا تھا اس کے حالات تجھے میسّر کر دیئے اور وہ سامان تجھے دے دیئے اور اب میں تجھے کہتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محبوب فرزند کو اسلام کا سپہ سالار بنا کر تیرے مقابل پر کھڑا کر دوں گا۔ وہ اکیلا ہوگا پھر ایک کمزور جماعت اسے دی جائیگی لیکن میرے وہ فدائی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق تیرے مقابلہ پر آئیں گے اور اپنی ساری کمزوریوں کے باوجود تجھ پر فتح پائیں گے۔

پس تم اے میری بہنو اور بچیو! اس جماعت کی طرف منسوب ہوتی ہو اور خدا کی اس بشارت کی حامل ہو کہ آخری غلبہ جو اسلام کے لئے مقدر ہے وہ تمہارے ذریعہ سے خدا اس دُنیا میں لائے گا۔ اتنی عظیم بشارت اور

عظیم بشارت کا ایک انتہائی جلوہ

اس زمانہ کے لئے مقدر تھا جس میں تم زندہ ہو اور جس میں تم پیدا کی گئی ہو۔ اور تمہاری آئندہ نسلیں اس کوشش اور جہاد میں حصّہ لینے والی ہیں اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کی بشارت اگرچہ اُمّتِ محمدیہ کو پہلے روز ہی سے ملی تھی لیکن اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کا حسین تر اور غالب تر اور مؤثر ترین جلوہ اگر انسان نے دیکھنا تھا تو وہ آج کے زمانہ میں اس نے دیکھنا تھا۔ چونکہ تم اس زمانہ میں پیدا ہوئیں۔ چونکہ تمہیں اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ میں پیدا کیا یا اسے قبول کرنے کی توفیق دی اس لئے میں نے کہا کہ اے میری خوش بخت اور خوش نصیب بہنو اور بچیو! ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ خدا کا تم پر سلام ہو۔ لیکن اس وعدہ کے ساتھ ایک شرط بھی ہے اور وعدہ کی وہ شرط تم نے پوری کرنی ہے۔ وہ شرط یہ ہے کہ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو گی تو تم اللہ تعالےٰ کی اس

عظیم ترین بشارت

کے عظیم ترین جلوے کی حق دار بنو گی لیکن اگر تم نے غفلت برتی۔ اگر تم نے سُستی دکھائی۔ اگر تم نے خدا کے حضور قربانی پیش نہ کی۔ اگر تم نے ایثار کی راہوں کو اختیار نہ کیا۔ اگر دُنیا نے تمہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور تم نے دُنیا کی اصلاح کی کوشش نہ کی تو پھر تم اس وعدہ کی اور اس بشارت کی حقدار نہیں بنو گی۔ وعدہ تو پورا ہوگا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے جس کے منصوبے ناکام نہیں بنائے جا سکتے لیکن ایک اور قوم آئے گی ایک اور نسل پیدا ہوگی۔ کچھ اور جماعتیں احمدیت کو قبول کریں گی جو اس معیارِ قربانی اور ایثار تک پہنچیں گی جس معیار پر پہنچنے کے بعد اس وعدہ اور بشارت نے پورا ہونا ہے۔

اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کی شرط قرآن عظیم نے لگائی ہے۔ قرآن کریم اپنی آیات کی خود تفسیر کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو کسی دوسرے کا محتاج نہیں بننے دیتا سوائے ان ہستیوں کے جو قرآن کریم کی تفسیر اور اسرار رُوحانی اور اس کے معانی خود خدا تعالیٰ سے سیکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام میں انہیں مُطَهَّرِیْن کا گروہ قرار دیا گیا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم قرآن عظیم کو دیکھتے ہیں تو ہمیں درجنوں بلکہ سینکڑوں ایسی آیات ملتی ہیں جو ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کی جو شرط لگائی ہے تو

ایمان سے کیا مراد ہے

اور ایمان کے کیا تقاضے ہیں۔ اس وقت میں تھوڑے سے وقت کے لئے آپ سے گفتگو کروں گا زیادہ لمبی تفصیل میں میں نہیں جا سکتا چنانچہ ایک دو آیات میں نے اس مضمون کے لئے منتخب کی ہیں۔ ایمان کا جو بنیادی تقاضہ ہے وہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کہ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کی شرط تب پوری ہوتی ہے جب تم اللہ تعالےٰ کی اطاعت اس طرح کرو جس طرح اس کی اطاعت کرنی چاہیئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اس طرح اپناؤ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسین اُسوہ کو اپنایا جانا چاہیئے۔ پس اطاعت خدا اور اطاعت رسولؐ، اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ کی دو بنیادی شرائط ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے متعلق قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر بھی قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کی تفصیل میں اِس وقت میں نہیں جانا چاہتا صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس عظیم بشارت کے عظیم تر جلوے کی آپ تب وارث ہو سکتی ہیں جب

اللہ تعالےٰ کی اطاعت

ایسی ہو جیسی ہونی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ تو اپنی کامل اطاعت چاہتا ہے۔ مثلاً اس کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا مالک میں ہوں۔ اس لئے بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کی بھی اگر تم ضرورت محسوس کرو تو پہلے میری طرف رجوع کرو اور پھر میری بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کرو۔ تدبیر بھی اللہ تعالےٰ نے خود ہی بتاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کا یہ پہلو کہ وہ مالک ہے اور وہی دیالو ہے یعنی دینے والا ہے اور یہ حکم کہ کسی اور کی طرف ہماری نگاہ نہ اُٹھے اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی مرد یا کسی عورت کی جوتی کا ایک تسمہ بھی ٹوٹ جائے، ایک تسمہ جو بالکل چھوٹی سی چیز ہے اگر وہ بھی ٹوٹ جائے تو اس وقت اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ میری جیب میں پیسے ہیں اور دکاندار کے شوکیس میں تسمہ پڑا ہے میں خود جا کر اس سے خرید سکتا ہوں اور خرید لوں گا۔ یہ خیال نہیں پیدا ہونا چاہیئے ورنہ اطاعت نہیں ہوگی۔ حکم یہ ہے کہ اگر تمہیں دُنیوی لحاظ سے بظاہر حقیر چیز کی بھی ضرورت پڑے تو اپنے خدا سے رجوع کرو اور تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہونا چاہیئے کہ یہ تسمہ بھی مجھے سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں دے سکتا اور یہ حقیقت ہے۔ دُنیا کی تاریخ کی آنکھ نے اس قسم کے سینکڑوں واقعات مشاہدہ کئے کہ ایک شخص تسمہ لینے کے لئے گھر سے روانہ ہوا اور رستے میں اس کی جان نکل گئی وہ دکان تک نہیں پہنچ سکا یا دکان سے تسمہ تو لے لیا لیکن واپس گھر آتے ہوئے خدا تعالیٰ نے اس کی روح قبض کر لی اور وہ اس تسمہ کے استعمال کے قابل ہی نہیں ہو سکا۔ پس قادر اور مالک اور اپنے قادرانہ تصرّف کے ساتھ اس دنیا پر حکومت کرنے والی ذات صرف

اللہ تعالےٰ کی ذات

ہے۔ ہمیں جو اس کے خلاف نظر آتا ہے جیسا کہ میں نے شروع میں کہا کہ شیطانی طاقتیں اُبھریں اور انہوں نے اسلام کو مٹانا چاہا یہ اس لئے نہیں کہ خدا انہیں روک نہیں سکتا تھا بلکہ اس لئے ہے کہ خدا چاہتا تھا کہ انہیں اجازت دے اور پھر اپنے قادرانہ تصرّف کے معجزات دنیا کو دکھائے اور اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں اور پیار کرنے والوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستانہ نعرے لگانے والوں پر اپنی محبت اور پیار اور اپنی رضا کا اس طرح اظہار کرے کہ دُنیا حیران رہ جائے۔

پس اللہ کی اطاعت اور اُسوۂ رسولؐ کی اطاعت اور پیروی ایمان کی بنیادی شرطیں ہیں۔ جو مرد یا جو عورت یا جو بڑا یا جو چھوٹا خدا تعالےٰ کی اطاعت اس رنگ میں نہیں کرنا چاہتا جس طرح خدا تعالیٰ نے مطالبہ کیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی اس شکل میں اور اس حد تک نہیں کرنا چاہتا جس کا تقاضا اطاعت رسولؐ کرتی ہے وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ عظیم بشارت کہ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ اس کے حق میں پوری

ہو گی۔ وہ اپنے دل سے یہ خیال نکال دے جیسا کہ ہماری چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے۔ چودہ سو سالہ تاریخ امتِ محمدیہ نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور اس زمانہ میں وہ افراد، وہ خاندان، وہ گروہ، وہ خطے، وہ ملک اور وہ صاحب اقتدار حکومتیں جنہوں نے خدا کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت نہ کی اور اپنی صفات پر خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ نہ چڑھایا اور خود کو اسوۂ نبویؐ کے رنگ میں نہیں رنگا ان پر خدا تعالیٰ کے قہر کے وہ طمانچے پڑے کہ آج بھی جب ہم ان حالات کی طرف دیکھتے ہیں اور وہ واقعات ہمارے علم میں آتے ہیں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس وجہ سے کہ قرآن نے کہا تھا کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کوئی غیر تم پر غالب نہیں آ سکتا وہ نمبر کے مستحق اور حقدار نہیں ٹھہرے اور یہ بشارت ان کے حق میں پوری نہیں ہوئی اس لئے کہ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ کی شرط انہوں نے پوری نہیں کی۔

اطاعتِ رسولؐ اور اطاعتِ قادر و توانا باری تعالےٰ کو ایک اور رنگ میں بھی قرآن کریم نے پیش کیا ہے اور وہ اس اطاعت کے اظہار کے لئے ہمارا یہ محاورہ ہے کہ

تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو

تقویٰ کے نتیجہ میں ہی انسان کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ کو اپنے لئے ڈھال بنا لینا یعنی اپنی زندگی کو کچھ اس طرح سنوارنا کہ جب اس زندگی پر جسے خدا کی پیاری نگاہ میں کوئی مقام حاصل ہو کوئی وار ہو تو خدا تعالےٰ کہے کہ یہ میرا بندہ ہے میں اس وار کو کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ یہ تقویٰ کے معنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو ایمان کے بنیادی تقاضے یعنی اللہ کی اطاعت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو تم پورا کرنے والے بن جاؤ گے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس بنیادی تقاضا کو پورا کرو گے تو تمہیں دو انعام ملیں گے اور دونوں انعام ایسے ہیں جو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کی تفسیر کرنے والے ہیں اللہ تعالےٰ سورۃ انفال میں فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (الانفال آیت ۳۰)

کہ اے ایمان والو اور اے لوگو جو ایمان کے تقاضے کو پورا کرنا چاہتے ہو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ یہ تقاضے تم کس طرح پورے کر سکتے ہو۔ وہ اس طرح کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اپنی زندگیوں کو اس طرح پاکیزہ اور مطہر اور

بنی نوع انسان کی ہمدرد

اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے والی بناؤ کہ خدا تعالےٰ یہ جان لے کہ میرے ان بندوں نے یہ کوشش کی ہے کہ خود کو اس قابل بنا دیں کہ میں ان کے لئے ہمیشہ بطور ڈھال کے بن جاؤں اور ان کی حفاظت کروں۔ ڈھال کا استعمال ظاہری طور پر ظاہری جنگوں میں ہوتا ہے اور باطنی طور پر ان یلغاروں کے لئے ہوتا ہے جو شیطان اندرونی فتنوں اور اپنے چھپے ہوئے مکروں کے ذریعہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو دو چیزیں تمہیں ملیں گی یعنی اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے مطابق اس رنگ میں اعلیٰ ہو گے کہ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا تمہیں ایک بڑا امتیاز دیا جائے گا جو غیر کو تم سے جدا کرنے والا اور تمہیں غیر سے جدا کرنے والا ہو گا۔ اس لئے وہ ناسمجھ اور جاہل احمدی عورتیں جو اپنے فرائض کو نہیں پہچانتیں اور ان وعدوں کو نہیں جانتیں جو اللہ تعالےٰ نے ان سے کئے ہیں۔ اگر وہ ان لوگوں کی نقل کرتی ہیں جو دنیا میں آگے نکل گئے اور شیطان کی گود میں جا پڑے تو پھر کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا جس کا مطلب ہے کہ تقویٰ کی راہ اختیار نہیں کی گئی تھی حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے اور غیر کے درمیان ایک بڑا امتیاز اور فرق پیدا کروں اور یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ جب تم تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو گے یا کرو گی تو اللہ تعالےٰ یہ امتیاز پیدا کر دے گا ایک احمدی مرد اور ایک احمدی عورت کے

ایمان کی خوشبو

تو غیر کو میلوں سے آ جاتی ہے جب بھی کسی احمدی پر نظر پڑتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کے اندر کوئی نور ہے، اس کے اندر کوئی ایسی چیز ہے کہ وہ ہم میں سے

معلوم نہیں ہوتا یا ہم میں سے معلوم نہیں ہوتی۔ پس یہ جذبہ جو آپ کے دل میں پیدا ہوتا ہے آپ اپنے پیدا کرنے والے رب پر فدا ہو جائیں، آپ کا یہ عزم کہ ہمارے محبوب خدا نے جو مخلوق پیدا کی ہے ہم اس کے دکھوں کو برداشت نہیں کریں گے بلکہ ان کے دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ یہ ایک امتیاز پیدا ہو جاتا ہے جو دوسروں سے آپ کو نمایاں کر دیتا ہے اس لئے ہر وہ چیز جو آپ کے اندر غیر کی مشابہت پیدا کر دیتی ہے وہ اس امتیاز کے خلاف ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔

اس امتیاز کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایک دنیادار اور دین دار میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جو لوگ دنیادار ہوتے ہیں ان پر اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کی روحانی نعمتوں کا نزول نہیں ہوتا دنیا تو جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے بسا اوقات لوگوں کو مل جاتی ہے لیکن بعض دفعہ نہیں بھی ملتی۔ کبھی مل بھی جاتی ہے لیکن یہ ہو ہی نہیں سکتا جو دنیادار ہے اور

خدا تعالیٰ سے تقویٰ کا تعلق

نہیں رکھتا اس سے اللہ تعالےٰ پیار کرے اور پیار بھی اس رنگ میں کرے کہ وہ اس دنیا میں ہی اپنی رضا اور پیار کے جلوے اسے دکھانے شروع کر دے۔ یہ روحانی طور پر پہلا امتیاز ہے کہ جو احمدی ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کی شرائط کو پورا کیا اور دل و جان سے اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی اور تقویٰ اختیار کیا اور اپنی زندگیوں کو اس طرح صاف کیا اور دھو ڈالا جیسا کہ آسمان سے گرنے والی برف بے داغ اور سفید ہوتی ہے تو ان پر خدا تعالےٰ اس دنیا میں روحانی برکات اور فیوض نازل کرتا ہے اور یہ دوسرا امتیاز ہے جو ایک مومن بندہ کو حاصل ہوتا ہے۔ دوسروں پر یہ فیوض نازل نہیں ہوتے۔ چنانچہ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندوں کے حق میں غیر کے مقابلے میں تدریج ایک تسلسل کے ساتھ ترقی اور کامیابی کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر طرف سے مومنوں کو اکٹھا کر کے بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ یعنی ایک تدریجی ترقی کا دور شروع ہوتا ہے۔ اس سے دنیا کو یہ نتیجہ نکال لینا چاہیئے کہ خدا اپنے مومن بندوں کے ساتھ ہے اور وہی غالب آئیں گے چنانچہ فرمایا:۔

اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۴۵)

کہ زمین کے کناروں سے کچھ ذرّے یہاں سے، کچھ ذرّے وہاں سے اٹھا کر ہم ایک جماعت بنا رہے ہیں چنانچہ دیکھو تو اس جلسہ میں میری تحریک پر

غیر ملکی وفود

آ گئے جب میں نے یہ تحریک کی تھی تو تھوڑا وقت جلسہ میں باقی تھا اس لئے وہ سب تو نہیں آ سکے جو آنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن میرا خیال ہے تیرہ ملکوں کے وفود ہیں۔ ان میں سے ایسے مرد اور عورتیں بھی ہیں جنہوں نے خواب میں بھی ایسی سردی نہیں دیکھی تھی بلکہ ہم میں سے بہت کم لوگوں نے اس قسم کی سردی دیکھی ہو گی اس دفعہ اس علاقے میں بڑی سخت سردی پڑی ہے پھر دھند ہے۔ ... تجربہ ہمارے دو پرانے بزرگ بڑی عمر کے احمدیوں کا وفد یہاں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ پہلے دن وہ مسجد میں نماز کے دوران سارا وقت سردی سے کانپتے رہے ان کو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ اتنی سردی ہو گی اس لئے وہ اپنے ساتھ اس موسم کے مطابق کپڑے بھی نہیں لائے تھے پھر ہماری بعض بہنوں نے میرے کہنے پر ان کے لئے روئی کی صدریاں تیار کیں اور اسی طرح ان کے لئے سردی سے بچاؤ کا انتظام کیا لیکن وہ دیوانہ وار کھنچے چلے آئے اس لئے نہیں کہ آپ کے اندر کوئی ایسی خوبی تھی کہ آپ کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے وہ اس لئے آئے کہ خدا تعالےٰ نے ان کے دلوں میں مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام کی محبت پیدا کی تھی چنانچہ جب ان کو مہدی معہود اور مسیح موعود کے مرکز کی طرف بلایا گیا تو وہ اپنی سب تکالیف کو نظر انداز کرتے ہوئے مرکز میں پہنچ گئے اس دفعہ

تیرہ ملکوں کے وفود

آئے ہیں یہ ابتداء ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کی انتہا بھی جلد ہو گی جبکہ دنیا کے ہر ملک کا وفد اس جلسہ سالانہ میں شامل ہوا کرے گا تب قرآن کریم کی یہ آیت اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا کو معلوم

قرار دے گی:

اَنَّا نَأْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا

کہ کس طرح ہم دنیا کے کونے کونے سے ذرّے اکٹھے کرکے ایک جماعت بنا رہے ہیں تو کیا

اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۔

اس کے بعد بھی تم سمجھتے ہو کہ تم اسلام کے مقابل غالب آجاؤ گے۔

پس ایک عظمت، ایک رُوح، ایک تدریجی ترقی کا پیدا ہونا یہ ایک ایسا امتیاز ہے جس کا کوئی دوسرا مقابلہ نہیں کرسکتا تو مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ساری جماعت البتہ ابھی نہیں لیکن

جماعت کی اکثریت

ایسی ہے بہت بھاری اکثریت مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی جنہوں نے کوشش کی ہے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر قربانی اس کے حضور پیش کردیں کہ اس کے بعد اور کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی۔ غرض ایک طرف وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانی نعمتیں نازل نہیں ہوتیں اور دوسری طرف وہ جماعت ہے جو خدا تعالیٰ کے فضلوں اور نعمتوں کی وارث ہے اور یہی چیز اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

پس ایک تو یہ امتیاز ہے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم واقعہ میں اللہ کی اطاعت، رسول کی اطاعت میں تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو ہم تمہیں یہ بشارت دیتے ہیں کہ تم میں جو بشری کمزوریاں ہیں ان کے بداثرات سے ہم تمہیں محفوظ رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتوں کو نازل کرے گا جو تمہارے دلوں اور تمہارے خیالات کی حفاظت کریں گے وہ تمہارے ذہنوں اور عادات اور جذبات کی اصلاح کریں گے اور وہ بشری کمزوریاں جو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں ان کے اور تمہارے پاک نفسوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردیں گے تم سے وہ بشری کمزوریاں سرزد ہونے کا امکان نہیں رہے گا۔

پس یہ

تقویٰ کے نتائج

ہیں اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ مطالبہ کررہی ہے تھی اور جماعتِ احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اکثریت ان مطالبات کو پورا کررہی ہے

احمدیت کی تاریخ میں ہم آج ایک نہایت ہی اہم موڑ پر کھڑے ہیں ہم نے آئندہ سالوں میں (جن کی تعیین میں انشاء اللہ برسوں کی تقریر میں کروں گا) بڑی قربانیاں دینی ہیں بڑے کام ہیں جو کرنے والے ہیں۔ ظلمات پر ہم نے

بڑی کاری ضربیں

لگانی ہیں۔ بے شمار دل ہیں جن کی فطرت پکار رہی ہے کہ ہمارے پاس آؤ۔ اور ہماری اصلاح کرو لیکن ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں یا کم مائیگی کی وجہ سے آج تک ان کے پاس نہیں پہنچ سکے۔ وہ ہمیں بُلا رہے ہیں ہمیں ان کے پاس پہنچنا ہے۔ اس کے لئے کچھ منصوبے ہیں جن کا ذکر میں پرسوں کروں گا۔ لیکن ان کو بتائے بغیر میں آج آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی عورتوں کا گروہ اس زمانہ میں پیدا نہیں ہوا کیونکہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کی جو بشارت تھی اس کا حسین ترجلوہ اسلام کی آخری جنگ میں نتیجہ کی صورت میں ظاہر ہونے والا ہوگا اور اسلام کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا اور پھر اس کے بعد سوائے چند سرپھرے اور ضدی لوگوں کے کوئی بھی اسلام سے باہر نہیں رہے گا یہ اتنا بڑا غلبہ ہوگا کہ عیسائیت، یہودیت ہماری ملتیں اور مذاہب مٹا دئے جائیں گے۔ یہ وہ غلبہ ہے جب یہود بھی تسلیم کریں گے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء نے پرانے وقتوں میں نیکیاں تو کیں لیکن ان کی تعلیم دی اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بنے اور تورات کے ماننے والوں نے بھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے اپنے ظرف کے مطابق حصہ پایا لیکن ان کا زمانہ ختم ہوگیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے وہ اپنی بدقسمتی کے نتیجہ میں محروم رہے لیکن اب ہم اور ہماری نسلیں اس سے محروم نہیں

رہیں گی۔ اب وہ وقت آنے والا ہے جب عیسائی اپنے بدخیالات کو چھوڑ کر اور غلط عقائد سے توبہ کرکے اپنی نجات کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو تھامیں گے۔ جب دوسری ملتیں اور مذاہب ختم ہو جائیں گے اس معنی میں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی

خوش قسمتی کے سامان

پیدا کرکے اپنی عظیم رحمت کے دائرہ میں ان کو لے آئے گا یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم خدا کے حضور قربانیاں دیتے ہیں۔ میں بھی اور آپ بھی، ہمارے مرد بھی، اور ہماری عورتیں بھی، ہمارے بڑے بھی اور ہمارے بچے بھی سب اپنی عمر کے لحاظ سے اپنی تربیت کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ سے قربانیاں دینے کی توفیق پاتے ہیں سب اپنی دعاؤں اور اپنے بزرگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اپنے اپنے لحاظ سے قربانیاں پیش کررہے ہیں اور یہی وہ زمانہ ہے جو پہلی بار انسان نے دیکھا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدر ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں جماعت احمدیہ کے غریب، کم مایہ اور کم علم افراد اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے کوششیں کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو حاصل کررہے ہیں۔ خدا کہتا ہے ہر انسان کے دل میں فضل کے حصول کی خواہش رکھی گئی ہے ہر انسان اپنے لئے جس چیز کو بہتر سمجھتا ہے اس کے پانے کی خواہش رکھتا ہے ایک بھوکا آدمی روٹی کا خواہشمند ہوتا ہے ایک پیاسا پانی کے لئے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ سردی میں ٹھٹھرنے والا کپڑوں کی تلاش میں ہوتا ہے۔ ایک بے چین روح اپنے خدا کی تلاش میں ہوتی ہے خدا کہتا ہے تم ادھر بھی ہاتھ مارتے ہو تم ادھر بھی ہاتھ مارتے ہو تم ادھر بھی دیکھتے ہو تم ادھر بھی دیکھتے ہو کبھی زمین کی طرف نگاہ کرتے ہو اور کبھی آسمان کی طرف ان کی نگاہوں کو اٹھاتے ہو۔ لیکن تمہیں پتہ نہیں کہ فضل و رحمت اور

نعم و برکت کا منبع

کون ہے۔ اگر تمہیں پتہ ہوتا کہ فضل و رحمت اور روحانی و جسمانی نعمتوں اور برکتوں کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم ہے تو تم ان فضاؤں کو ان آوازوں سے بھر دیتے جو ذکر الٰہی پر مشتمل ہوتیں ایسا فضل عظیم جس سے بڑھ کر کوئی فضل بھی تصور نہیں آسکتا اس کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہم احمدی مرد اور احمدی عورتیں خدا تعالیٰ سے یہ امید رکھتے ہیں ہاں ہاں اس خدا سے جو ہمارا محبوب اور ہمارا خدا ہے اور جو ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم ہے جس کے فضل سے بڑھ کر اور کوئی فضل نہیں کہ وہ اپنی رحمت سے اپنے پیار سے اور اپنی برکت سے ہمیں نوازے۔ ہم غریب ہیں گنہگار ہیں کمزور ہیں۔ کم علم ہیں کم مایہ ہیں ہم صاحب اقتدار نہیں اور نہ اقتدار و سیاست سے ہمیں کوئی دلچسپی ہے ہم دولتمند نہیں اور نہ دنیوی دولت سے ہمیں کوئی رغبت ہے۔ ہمیں دلچسپی ہے تو اس بات میں ہے کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے اور اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے۔

پس

ہماری یہ دُعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا کرے کہ وہ عظیم بشارت جو اسلام کے آخری غلبہ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی ہے یعنی وہ عظیم بشارت جس کا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے حسین جلوہ کی صورت میں اس زمانہ میں ظاہر ہونا مقدر ہے۔ خدا کرے کہ اس جہاد میں ہماری کوششیں قبول ہوں اور اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں وہ دن دکھا دے کہ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور ملک ملک اور گھر گھر میں خدائے واحد و یگانہ کی حمد کے ترانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے گیت گائے جانے لگیں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اسی کی ہم دعا کرتے ہیں"

درخواستِ دعا۔ ہمارے ایک غیر احمدی دوست مکرم رکن الدین صاحب آف گکھڑ منڈی ملازمت کے لئے کوشش کررہے ہیں انہوں نے باعزت روزگار کے ملنے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب ہمارے اس بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار: غلام نعیم العزیز گکھڑ منڈی گوجرانوالہ

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

پہلی قسط

اسلام میں رواداری کی تعلیم

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کی پیدائش کا مقصد عبادت الٰہی کو قرار دیا اور قرب الٰہی کا حصول اس کا نصب العین ٹھہرایا۔ اور اس مقصد کے حصول میں انسان کی رہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری ہوا۔ دنیا کی رہنمائی کے لئے ہر نبی نے ان دو امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

۱۔ تعلق باللہ کا حصول

۲۔ تعلق مع الناس یعنی رواداری کی تعلیم

[illegible] ن از آدم تا ایندم ایک ہی نظارہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ ایک فرقہ یا قوم دوسرے فرقہ یا قوم کے طریق عبادت کو برداشت نہیں کرتی۔ کھانے پینے کو نہیں بلکہ ترقی کو تعلیمی اور اقتصادی ترقی پر حسد ہے۔ چنانچہ جنگ کی پہلا قتل آدم کے بیٹے قابیل کے ہاتھوں اپنے بھائی ہابیل کا کیوں ہوا محض اس لئے کہ ہابیل کیوں نیک اور درگاہ الٰہی میں مقبول ہے۔ حضرت ابراہیم کو آگ میں جلانے کی کوشش، حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم پر فرعون مصر کے مظالم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر مارنے کی کوشش اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے اور آپ کے ماننے والوں پر ایسے مظالم ڈھانا کہ جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ شیعہ سنی کے حالیہ فسادات لکھنؤ، کانپور اور ۱۹۷۴ء کے جماعت احمدیہ پر پاکستان میں جگر دوز اور روح فرسا فسادات رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں اور چودہ سو سال میں مسلم فرقوں کی پیدائش اور تکفیر بازی، عباسی دورِ حکومت میں بغداد کی بے مثال تباہی سب ایک ہی قصہ بیان کرتے ہیں۔ کہ بنی نوع انسان کا ایک حصہ رواداری کے نام سے ناواقف ہے۔ اس میں قوت برداشت اور صبر کی قوت مفقود ہے۔ اس کے بالمقابل ہم فرشتہ سیرت پیغمبروں اوتاروں اور اولیاء اللہ کے نظارے بھی دیکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر اور کتابوں میں پڑھ کر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں سمیت دنیا پر جلوہ افروز ہوا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جان کے پیاسوں اور خطاکاروں کو معاف کر دینا کیا ہی خوشکن منظر پیش کرتا ہے۔ اور بتا رہا ہے کہ یہ یقین ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان چاہے تو روئے زمین پر بہشت آباد کر سکتا ہے۔

مختلف مذاہب و ملل کے درمیان ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق اور خوشگوار ماحول پیدا کرنے کے لئے اسلام نے نہایت عظیم الشان اصول بیان کئے ہیں۔ اسلام نے مذہبی آزادی اور رواداری کو اس رنگ میں قائم کیا ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت جب کہ مذہبی اختلافات کی بناء پر جبر و اکراہ کا بازار گرم تھا اور مذہب کے نام پر جور و ستم کئے جاتے تھے۔ آپ نے اعلان فرمایا۔

"قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ"
(سورۃ کہف)

تو کہہ دے کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

پھر فرمایا:۔

"قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ" (یونس ع)

تو کہہ دے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے پس جو کوئی ہدایت کو اختیار کرے تو وہ اپنی جان ہی کے لئے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو بھٹک جائے تو اس کا بھٹکنا بھی اُس کی جان پر ہی وبال ہو گا اور میں کوئی تمہارا ذمہ دار نہیں۔

ان آیات میں انسان کو مذہبی آزادی دی گئی ہے کہ جس کو وہ صحیح سمجھے اختیار کرے۔

نیز فرمایا:۔

"لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ"

کہ دین کے بارے میں کسی قسم کا کوئی جبر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اُس کا تعلق دل سے ہے اور جبر و اکراہ سے کسی کی زبان سے کوئی بات کہلوائی تو جا سکتی ہے لیکن منوائی نہیں جا سکتی۔

ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعہ کی نماز میں ان آیات کی تلاوت فرماتے تھے۔

"فَذَكِّرْ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ"

یعنی پس نصیحت کر کہ تُو تو صرف نصیحت کرنے والا ہے تو ان لوگوں پر داروغہ کے طور پر مقرر نہیں ہے (کہ جبراً بات منوائے)

اسلام نے مذہبی رواداری کو قائم کرتے ہوئے مذہبی اختلافات کی بناء پر کسی کو بُرا بھلا کہنے اور دوسروں کی تعلیمات کو بُرے الفاظ سے یاد کرنے کی بھی اجازت نہیں دی قرآن مجید نے فرمایا۔

"لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ"

مت بُرا کہو اُن کو جنہیں وہ (کافر) اللہ کے سوا پکارتے ہیں خواہ وہ تمہارے عقیدہ کی رُو سے ناجائز ہی ہو۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ حدود سے تجاوز کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا کہیں۔

غیر مسلموں سے عدل و انصاف

اسلام نے غیر مسلم حکومتوں یا اسلامی حکومت کے اندر کی غیر مسلم رعایا کے ساتھ معاملہ کرنے کے بارے میں بھی عدل و انصاف کی تعلیم دی ہے۔ تاکہ تمام قوموں کے ساتھ عدل و انصاف کا معیار برابر رہے۔ اور ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اپنوں کے ساتھ تو عدل و انصاف کا معاملہ کیا جائے اور جب دوسروں کا سوال ہو تو اس اصول کو بھلا دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا (وقف) هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ"

یعنی اے مسلمانو تم خدا کی خاطر دنیا میں نیکی اور عدل کے قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور چاہیئے کہ کسی قوم کی مخالفت تمہیں عدل و انصاف کے رستہ سے نہ ہٹائے بلکہ تم سب کے ساتھ عدل کا معاملہ کرو کیونکہ یہی طریق تقویٰ کا تقاضا ہے پس تم متقی بنو اور یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

یہ آیت غیر حکومتوں اور غیر قوموں کے ساتھ تعلقات رواداری کے لئے بطور ایک بنیادی پتھر کے ہے کیونکہ اس میں وہ اصل الاصول بتایا گیا ہے جس پر بین الاقوامی تعلقات قائم ہونے چاہئیں اور غور کیا جائے تو یہ اصول ایسا زرین ہے کہ اگر فریقین کی طرف سے اس پر پورا عمل ہو تو نہ صرف یہ کہ بین الاقوامی تعلقات کبھی بگڑ نہیں سکتے بلکہ وہ ایسی خوشگوار صورت میں قائم رہ سکتے ہیں جس میں بگڑنے کا کوئی امکان ہی نہیں۔

عبادت گاہوں کا احترام

اسی طرح اسلام نے ایک دوسرے کے معبدوں، مندروں، مسجدوں اور عبادت گاہوں کو گرانے اور اُن کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا"
(البقرہ ع)

اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کا نام اللہ کے گھروں میں بلند کرنے سے روکتا ہے۔ اور اُن کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسلامی تعلیم کی رو سے ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے معبدوں کو پوری آزادی کے ساتھ استعمال کرے حتیٰ کہ اگر کوئی اچھے طریق پر اللہ کی عبادت کسی اور کی مذہبی عبادت گاہ میں کرتا ہے تو اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ اُسے بھی نہ روکا جائے کیونکہ معبد ایک ایسی جگہ ہے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہے اور کسی کے معبد کو گرانے کی اجازت نہیں ہے۔ پہلا شخص جس نے اس سنہری اصل کو عملی جامہ پہنایا وہ اسلام کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

نجران کے عیسائی مدینہ میں آئے تو آپ نے اُنہیں مسجد نبوی کے اندر اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ اور جب بعض صحابہ نے اُنہیں روکنا چاہا تو آپ نے اُن صحابہ کو منع فرمایا چنانچہ اُن عیسائیوں نے مشرق رو ہو کر عین مسجد نبوی میں عبادت کے مراسم ادا کئے۔

خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں بعض رومی عیسائیوں کی باغیانہ حرکات کے پیش نظر یہ سوال پیدا ہوا کہ ان کے گرجوں کو توڑا جا سکتا ہے۔ یا نہیں۔ علامہ قاضی یوسف صاحب جو ان دنوں محکمہ امور مذہب کے انچارج تھے کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے معاملہ سن کر بغیر کسی تامل کے فرمایا کہ مسلمانوں کو گرجوں کے برباد کرنے کا کوئی حق نہیں۔

احساسات کا احترام

اسلام نے غیر مسلموں کے احساسات کے

احترام کا بھی حکم دیا ہے۔ ایک مرتبہ محسن اعظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہؓ میں رونق افروز تھے۔ اتنے میں ایک یہودی کا جنازہ گذرا۔ حضورؐ تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ بعض صحابہؓ نے عرض کی کہ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا اُن میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں۔ کیا ہی بہترین رواداری کا نمونہ ہے۔ آج اگر ہر انسان اس نمونہ کو اپنا لے تو یقیناً دنیا میں اتحاد و اتفاق کا خوشگوار معاشرہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ فی زمانہ مختلف قوموں اور پارٹیوں کے درمیان اختلاف و رنجش کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ تقریروں و تحریروں کے ذریعہ ایک دوسرے کے بزرگوں اور لیڈروں پر گند اُچھالا جاتا ہے۔ لیکن قربان جائیں بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپؐ نے غیر مسلم معززین کے احترام کے حکم کی کیسی تعلیم دی جو باہم رواداری پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ جب ہم دوسری قوم کے مذہبی لیڈر کی عزت کریں گے تو یقیناً تعلقات بڑھیں گے اور وہ ہمارے بزرگوں کی بھی تعظیم کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ" (ابن ماجہ)

یعنی اگر تمہارے پاس کسی قوم کا معزز رہنما آئے (یا اُس کا ذکر تمہارے پاس ہو) تو اُس کی مناسب عزت تکریم کیا کرو۔ کتنا پیارا اور سُنہری اصول ہے کاش کہ دنیا اس کو سمجھے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلح حدیبیہ کا معاہدہ کفار مکہ سے کیا۔ جہاں آپؐ نے بہت سے سخت شرطیں مان لیں۔ وہاں کفار کے اصرار پر کہ معاہدہ میں سے رسول اللہ کا لفظ کاٹ دیا جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قلم لے کر رسول اللہ کے الفاظ کو کاٹ دیا۔ تاکہ کفار کے ساتھ صلح ہو جائے۔

میدانِ جنگ میں رواداری کی تعلیم

مسلمانوں نے جس قدر جنگیں کی ہیں وہ دفاعی تھیں جارحانہ نہ تھیں جس کا اعتراف غیروں نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ (WARLD FAITH) ورلڈ فیتھ کا مصنف مسٹر کرسٹن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے بارے میں لکھتا ہے۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود کبھی جنگ اور خونریزی کا کوئی موقع بہم نہیں پہنچایا ہر جنگ جو آپ کو لڑنا پڑی وہ دفاع اور جواب کے طور پر تھی آپ لڑنے پر مجبور ہوئے تو اس لئے کہ زندہ رہ سکیں گے"

(ورلڈ فیتھ صفحہ ۱۵۵ مصنفہ مسٹر کرسٹن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے دوران صحابہؓ کو جو ہدایات دیں وہ بھی قابلِ غور ہیں۔ اور جن سے نمایاں ہوتا ہے کہ آپؐ نے لڑائی کے دوران بھی جبکہ ہر جائز اور ناجائز طریق استعمال کیا جاتا ہے۔ رواداری کو ملحوظ رکھنے کی تعلیم دی ہے۔

۱۔ کسی صورت میں مسلمانوں کو مُثلہ کرنے کی اجازت نہیں یعنی مسلمانوں کو مقتولین جنگ کی ہتک کرنے یا اُن کے اعضاء کاٹنے کی اجازت نہیں دی۔

۲۔ مسلمانوں کو کبھی جنگ میں دھوکہ بازی نہیں کرنی چاہیئے۔

۳۔ کسی بچے کو نہیں مارنا چاہیئے اور نہ کسی عورت کو۔

۴۔ پادریوں پنڈتوں اور دوسرے مذہبی راہ نماؤں کو قتل نہیں کرنا چاہیئے۔

۵۔ بڈھے کو نہیں مارنا چاہیئے عورت کو نہیں مارنا چاہیئے اور ہمیشہ صلح اور احسان کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

۶۔ جب لڑائی کے لئے مسلمان جائیں تو اپنے دشمنوں کے ملک میں ڈر اور خوف پیدا نہیں کریں۔ اور عوام الناس پر سختی نہ کریں۔

۷۔ لڑائی میں دشمن کے منہ پر زخم نہ لگائیں۔

۸۔ لڑائی کے وقت کوشش کرنی چاہیئے کہ دشمن کو کم سے کم نقصان پہنچے۔

(سیرۃ خاتم النبیین جلد دوم صفحہ ۳۴۰)

قیدیوں کے ساتھ رواداری کی تعلیم

جنگ بدر میں قریش مکہ کی زبردست شکست اور عبرتناک انجام کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو خوشی سے اُچھلتا اور کودتا۔ لیکن جب آپ کے سامنے مکہ کے قیدی رسیوں میں بندھے ہوئے گذرے تو آپؐ اور آپ کے وفا دار ساتھی ابوبکرؓ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔ اس وقت حضرت عمرؓ سامنے سے آئے تو اُنہیں حیرت ہوئی کہ اس فتح اور خوشی کے وقت میں آپؐ کیوں رو رہے ہیں۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے بھی بتلائیے کہ اس وقت رونے کی کیا وجہ ہے محسن اعظمؐ نے بڑے ہی جلالی انداز میں فرمایا دیکھتے نہیں کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے آج مکہ والوں کی کیا حالت ہو رہی ہے۔

جنگی قیدیوں سے حضور صلعم کے انصاف کی ایک مثال

جنگ بدر سے واپسی پر رات کے وقت صحابہؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آتی آخر اُنہوں نے سوچ کر یہ نتیجہ نکالا کہ آپؐ کے چچا عباس چونکہ رسیوں میں جکڑے ہوئے ہونے کی وجہ سے سو نہیں سکتے اور اُن کے کراہنے کی آواز آتی ہے اس لئے اُن کی تکلیف کا خیال کر کے آپؐ کو نیند نہیں آتی۔ صحابہؓ نے حضرت عباس کے بندھن ڈھیلے کر دیئے۔ حضرت عباس سو گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نیند آ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد یکدم گھبرا کے آپ کی آنکھ کھلی اور فرمایا عباس خاموش کیوں ہیں اُن کے کراہنے کی آواز کیوں نہیں آتی۔ آپؐ نے خیال کیا شائد بے ہوش ہو گئے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی تکلیف کو دیکھکر اُس کے بندھن ڈھیلے کر دیئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔

"نہیں نہیں یہ بے انصافی نہیں ہونی چاہیئے یا تو سب قیدیوں کے بندھن ڈھیلے کر دو تاکہ وہ آرام سے سو جائیں اور یا پھر عباس کے بندھن بھی کس دو۔ چنانچہ سب قیدیوں کے بندھن ڈھیلے کر دیئے گئے۔"

کیا کوئی ہے جو ایسی ہمدردی اور رواداری کی نظیر پیش کر سکے۔

فتح مکہ کے موقعہ پر بے نظیر عفو کا نمونہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قسم کے بے نظیر عفو اور رواداری کا نمونہ اپنے دشمنوں کے لئے پیش فرمایا آج تک کوئی عام انسان تو دُور کی بات کوئی نبی بھی پیش نہ کر سکا۔ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ جس کو تکلیف دی گئی اُس کا انتقام لیا گیا۔ آج بھی جنگیں ہوتی ہیں۔ لیکن جس خون ریزی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اُسے سُن کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں سے سلوک اپنی نظیر آپ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں سمیت جب مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ تو صحابہؓ کو نصیحت فرماتے ہیں کہ آج مکہ میں داخل ہوتے ہوئے کسی کی تلوار نیام سے باہر نہ نکلے۔ اور خون ریزی نہ کی جائے۔ حالانکہ کفار مکہ وہ تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم ستم کی انتہا کی تھی۔ کہیں آپؐ کو طائف میں زخمی کیا تو کہیں اُحد میں دانت مبارک شہید کئے تھے۔ اور جان نثار صحابہؓ میں سے بہتوں کو تکلیفیں دے کر شہید کیا تھا۔ لیکن وہی دشمن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کئے جاتے ہیں تو آپ اُن ظالموں سے یہی سوال کرتے ہیں کہ بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے تو اُنہوں نے کہا ہم آپ سے اسی سلوک کی اُمید رکھتے ہیں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کیساتھ کیا تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔

"قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اِذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ"

یعنی خدا کی قسم آج تمہیں کوئی سرزنش نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ ملامت بھی نہ کی جائے گی جاؤ تم آزاد ہو۔

اللہ اللہ وہ پیارا نبیؐ جسے قتل کرنے کے سارے مکہ والوں نے اتفاق کیا تھا جب وہ سارے کے سارے مغلوب ہو کر اُس کے روبرو حاضر ہوتے ہیں۔ تو وہ عفو عام کا اعلان کر دیتا ہے۔

ہے دنیا کا سلطنت کا عفو ہے انتقام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

عکرمہ بن ابی جہل نے چونکہ مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھائے تھے۔ اس لئے اُنکے قتل کئے جانے کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور عکرمہ کو یقین تھا کہ میری معافی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے وہ یمن کی طرف بھاگ گیا۔ لیکن اُن کی بیوی جو دل سے مسلمان ہو چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ عکرمہ کو بھی آپؐ معاف فرما دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ہاں ہم اُسے بھی معاف کرتے ہیں۔ وہ دوڑی دوڑی ساحلِ سمندر پر پہنچی دیکھا کہ اُس کے خاوند عکرمہ جہاز میں ہمیشہ کے لئے عرب کو چھوڑ کر کسی ملک غیر کو جا رہا ہے۔ اُس نے عکرمہ کو آواز دی کہ تو اتنے شریف اور رحم دل انسان کو چھوڑ کر کہاں جا رہا ہے۔ عکرمہ نے حیرانگی سے کہا کیا میرے جیسے دشمن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معاف کر دیں گے۔ بیوی نے کہا ہاں میں حضورؐ سے عہد لے کر آئی ہوں جب وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی کہ مجھ جیسے ظالم انسان کو بھی معاف کر دیا ہے فرمایا ہاں تیری بیوی نے تجھے درست کہا ہے۔ ہم نے صرف تجھے معاف ہی نہیں کیا بلکہ آج اگر تم کوئی چیز بھی مجھ سے مانگو جس کی مجھ میں طاقت ہو تو دے دونگا۔ عکرمہ بولا جو شخص اتنے بڑے دشمن کو بھی معاف کر سکتا ہے وہ یقیناً نبی ہے۔ اور حضورؐ نے ازراہ شفقت اپنی چادر اُتار کر عکرمہ کے اوپر ڈال دی اور فرمایا۔

جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوا ہمارے پاس آتا ہے ہمارا گھر اُس کا گھر ہے اور ہماری جگہ اُس کی جگہ ہے۔ ایسی مثال رواداری کی ابتدائے آفرینش سے کسی نے پیش کی ہے۔ تو وہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ رانچی سے اطلاع دیتی ہیں کہ اُن کی چھوٹی بیٹی عزیزہ افشاں احمد میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے۔ نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ امیر جماعت احمدیہ رانچی

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عبد الحفیظ صاحب کی آنکھ کچھ خراب ہے۔ وہ بی۔ایس۔سی کے آخری سال میں ہیں۔ لہذا احباب جماعت انکی بینائی اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انکی بینائی ٹھیک کر دے۔ آمین

مبلغ ۵/- روپے درویش فنڈ میں ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ نصیر احمد تیاپوری۔

نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت منعقدہ ۲۴ اگست ۱۹۷۷ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۷۷ء کو لجنات بھارت کا مقررکردہ نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں نصاب کتاب "کشتی نوح" شروع سے صفحہ ۶۲ تک۔ "دینی معلومات" صفحہ ۱۴ تا صفحہ ۳۱۔ سورۃ الحشر کا آخری رکوع۔ قادیان کی ممبرات کے لئے چوتھا پارہ باترجمہ۔ بیرون لجنات کے لئے دوسرا پارہ ۱۰ رکوع تا آخر باترجمہ رکھا گیا تھا۔

قادیان کی کل ۵۴ ممبرات نے حصہ لیا۔ اور سب کامیاب ہوئیں۔ ۱۸ بیرون لجنات کی کل ۱۰۹ ممبرات نے امتحان دیا۔ جس میں سے ۱۰۶ کامیاب ہوئیں۔ قادیان کی لجنہ کا قرآن مجید کا نصاب زیادہ تھا۔ اس لئے علیحدہ پوزیشن نکالی گئی ہے۔ شہری لجنات کی علیحدہ اور دیہاتی لجنات کی علیحدہ۔ الحمد للہ اس سال گزشتہ سالوں سے زیادہ لجنات شامل ہوئیں اور زیادہ ممبرات نے حصہ لیا۔

قادیان:۔ **اوّل** عزیزہ نصرت سلطانہ ۸۷/۱۰۰ ۔ **دوئم** عزیزہ شمیم اختر گیانی ۸۲/۱۰۰ ۔ **سوئم** عزیزہ امۃ العزیز گجراتی ۸۱/۱۰۰ ۔

بیرون لجنات۔ (شہری دس لجنات):۔ **اوّل** محترمہ شکیلہ اختر کلکتہ ۸۰/۱۰۰ **دوئم** عزیزہ نصرت سلطانہ راٹھ ۷۶/۱۰۰ **سوئم** عزیزہ امۃ الباسط نعیم یادگیر ۷۵/۱۰۰ ۔ محترمہ بشریٰ سلطانہ یادگیر ۷۵/۱۰۰ اور محترمہ امۃ المتین زکریا یادگیر ۷۵/۱۰۰ ۔

دیہاتی آٹھ لجنات:۔ اوّل نصرت جہاں بیگم پینکال ۸۰/۱۰۰ **دوئم** ناصرہ حق کیندرا پاڑہ ۶۷/۱۰۰ **سوئم** رضیہ بیگم پینکال ۶۲/۱۰۰ اور راشدہ بیگم کڑاپلی ۶۲/۱۰۰

اللہ تعالیٰ سب ممبرات کو اس دینی امتحان میں کامیاب ہونا بابرکت کرے۔ اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ کامیابی حاصل کرنے والی بہنوں کی سندات اور پوزیشن لینے والی بہنوں کے انعامات انشاء اللہ جلد بھجوا دئے جائیں گے۔

آئندہ امتحان سکیم:۔ کشتی نوح صفحہ ۶۲ تا آخر۔ دینی معلومات صفحہ ۳۲ تا ۴۴ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع حفظ کرنا ہے۔ قادیان کی ممبرات کے لئے پانچواں پارہ باترجمہ۔ بیرون لجنات کے لئے تیسرا پارہ پہلے چار رکوع باترجمہ۔ ہر لجنہ کی صدر اپنی لجنہ کی زیادہ سے زیادہ بہنوں کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کرے۔ امتحان ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ء کو ہوگا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ نصرت سلطانہ گھٹیالیاں	اوّل	۸۷/۱۰۰
۲	〃 محمودہ شوکت ربانی		۸۰
۳	〃 شمیم اختر گیانی	دوم	۸۲
۴	〃 صغیر النساء		۶۹½
۵	〃 ثریا سلطانہ		۶۱½
۶	〃 راشدہ منصورہ نہار		۵۵
۷	〃 صدیقہ قیصرہ		۶۰
۸	〃 امۃ الوحید بانگروی		۶۲
۹	〃 ناصرہ بیگم ڈوگر		۶۵
۱۰	〃 منصورہ بیگم بدر		۶۰
۱۱	〃 فردوس بیگم قریشی		۷۵
۱۲	〃 ساجدہ ثریا قاضی		۶۶
۱۳	〃 رشیدہ سلطانہ چوہدری		۶۰
۱۴	〃 امۃ النصیر سلطانہ		۶۲
۱۵	〃 زینب النساء قریشی		۴۶½
۱۶	〃 صادقہ سلطانہ		۴۶
۱۷	〃 فریدہ عفت		۶۵
۱۸	〃 امۃ القدیر		۴۹
۱۹	〃 نافعہ بیگم		۶۰
۲۰	〃 امۃ الرشید		۴۹½
۲۱	〃 امۃ اللطیف سندھی		۶۶
۲۲	〃 طلعت بشریٰ		۶۲
۲۳	〃 سلیمہ بیگم		۶۵
۲۴	〃 نزہت بیگم غلام حسین صاحب		۵۷
۲۵	〃 امۃ القدوس		۴۳
۲۶	〃 نسیم اختر کالا افغاناں		۴۵
۲۷	〃 بشریٰ بیگم احمد حسین صاحب		۷۰
۲۸	〃 امۃ النصیر نیاز		۷۶
۲۹	عزیزہ حمیدہ بشریٰ عارف		۴۲/۱۰۰
۳۰	〃 مبارکہ شاہین		۳۷½
۳۱	〃 رفعت ہاشمی		۵۲
۳۲	〃 امۃ العزیز اسلم		۵۲
۳۳	〃 امۃ الرحمٰن خادم		۶۱
۳۴	〃 بشریٰ شہزادی عاقل		۵۲
۳۵	〃 امۃ القدوس ننگلی		۷۷
۳۶	〃 نصرت بیگم بدر		۷۶
۳۷	〃 سلیمہ شہناز گھنوکے		۴۶
۳۸	〃 امۃ الجمیل نیاز		۵۰
۳۹	〃 نصیر النساء بہادر خاں صاحب		۵۹½
۴۰	〃 صادقہ طیبہ نسیم		۴۶
۴۱	〃 حمیدہ عظمت مولوی عمر علی صاحب		۶۰
۴۲	〃 نزہت طیبہ نہار		۴۵
۴۳	〃 امۃ النصیر شہامت علی صاحب		۴۲
۴۴	〃 امۃ الشکور ڈوگر		۶۵½
۴۵	〃 نعیمہ بشریٰ گھٹیالیاں		۶۶
۴۶	〃 امۃ الکبیر محمد یوسف صاحب		۵۷
۴۷	〃 بشریٰ بیگم ولی محمد صاحب		۶۰
۴۸	〃 امۃ الوحید شوکت		۵۸
۴۹	〃 رفعت سلطانہ گھٹیالیاں		۶۸
۵۰	〃 عقیلہ عفت ناصر		۶۹½
۵۱	〃 امۃ العزیز گجراتی	سوم	۸۱
۵۲	〃 نسیم اختر		۶۲
۵۳	〃 امۃ المومن اسلم		۴۹
۵۴	〃 امۃ الرفیق بانگروی		۶۵

شہری لجنات

حیدرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ محمودہ انصاری	۶۲
۲	عزیزہ سیارہ امۃ الباری	۷۶/۱۰۰
۳	〃 سیدہ امۃ الحمید	۴۰
۴	〃 سیدہ امۃ المجید	۳۲
۵	〃 محمودہ رشید	۷۰
۶	〃 صالحہ نسرین غوری	۷۱
۷	〃 محمودہ الیاس (آندھرا پردیش)	۵۵
۸	〃 شاکرہ بیگم (چندہ پوری)	۳۶
۹	〃 امۃ المنیر	۵۴
۱۰	〃 انیسہ صلاح الدین	۶۰
۱۱	〃 زبیدہ بیگم	۶۲
۱۲	〃 وحیدہ بیگم	۵۵
۱۳	〃 ناصرہ بیگم	۵۱
۱۴	〃 راشدہ زرینہ	۵۵
۱۵	〃 امۃ الکریم کوکب	۶۵
۱۶	〃 آمنہ صدیقہ غوری	۶۰
۱۷	〃 ناصرہ سراج	۵۲

سکندرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ فرخ دردانہ	۵۳
۲	〃 اختر سلطانہ	۴۶
۳	〃 امۃ الکریم کوثر	۴۹
۴	〃 فرحت جہاں	۳۵
۵	〃 حمیدہ بانو	۳۳
۶	〃 نصرت جہاں	۳۳
۷	〃 مریم صدیقہ	۳۶

شموگہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ زاہدہ بیگم	۵۵
۲	〃 عزیزہ بیگم	۵۵
۳	〃 ساجدہ بیگم	۴۵
۴	عزیزہ امۃ الرفیق	۵۰/۱۰۰
۵	〃 زمرد بیگم	۴۰

راٹھ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ نصیرہ سلطانہ	دوم	۷۶
۲	〃 شفعت سلطانہ		۴۵

یادگیر

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الباسط نعیم	سوم	۷۵
۲	محترمہ بشریٰ سلطانہ	سوم	۷۵
۳	〃 امۃ المتین زکریا	سوم	۷۵
۴	〃 رضیہ مظہر		۷۲
۵	〃 عائشہ صدیقہ		۷۰
۶	〃 سراج النساء بیگم شحنہ		۵۲
۷	〃 عذرا بیگم		۴۷
۸	〃 امۃ العزیز باری		۶۳
۹	〃 صبیحہ افسر		۶۵

مدراس

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ مریم صدیقہ	۴۰
۲	〃 سعیدہ بیگم	۳۴
۳	〃 فریدہ بیگم	۵۵
۴	〃 شکیلہ پروین	۶۰

کلکتہ

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ شکیلہ اختر	اوّل	۸۰
۲	〃 بشارت جہاں		۵۵
۳	〃 صالحہ شاہین		۳۹
۴	〃 تسنیم بانو		۳۷

رانچی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ ناہید احمد	۴۰
۲	〃 الماس احمد	۴۷
۳	〃 افشاں احمد	۵۰
۴	〃 روبینا احمد	۶۳
۵	〃 سلیما احمد	۳۹
۶	محترمہ حامدہ بیگم	۳۷

شاہجہانپور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الحی تحسین	۵۲
۲	〃 عابدہ انجم	۶۳
۳	محترمہ افروز جہاں احمدی	۵۱

بنگلور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ جاویدہ بیگم	۴۲
۲	〃 شہلہ نسرین	۴۱
۳	〃 نصیرہ بیگم	۴۸
۴	〃 سلیمہ بیگم	۴۵
۵	〃 سلیمہ خاتون	۴۳

(باقی آئندہ)

مانٹریال کینیڈا میں ایک بزرگ موصی کا انتقال

اور

قادیان میں تدفین!

قادیان ۲۸ جنوری جماعت احمدیہ مانٹریال کینیڈا میں مقیم ایک بزرگ موصی محترم جناب چوہدری محمد ابراہیم صاحب سابق صدر حلقہ راجگڑھ لاہور عرصہ سے بعارضہ کینسر بیمار چلے آرہے تھے اور کینیڈا میں سرکاری ہسپتال میں داخل ہو کر زیر علاج تھے ہر چند علاج معالجہ کے باوجود خدا تعالےٰ کی تقدیر غالب آئی اور موصوف مورخہ ۸/۱ کو ہسپتال ہی میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ آپ کے بیٹے مکرم چوہدری محمد عثمان صاحب اور آپ کے داماد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب جو مع دیگر رشتہ داروں کے کینیڈا ہی میں مقیم رہ کر کاروبار کرتے ہیں۔ ان سب کو مرحوم چوہدری صاحب کی آخری خدمات بجالانے کی سعادت ملی۔ اسی دوران مرحوم کی اہلیہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بھی روزہ کی حالت میں دماغ کی رگ پھٹ جانے سے سخت بیمار رہ کر ۱۲/۱۱ کو وفات پا گئی تھیں جس کی تفصیلی خبر بدر ۱۷ نومبر میں شائع ہو چکی ہے۔ اسی وقت آپ کے بیٹے اور داماد نے اپنے والد صاحب کی تشویشناک علالت کے پیش نظر کینیڈا میں مقیم انڈین ہائی کمشنر سے رابطہ قائم کر کے ایک ساتھ ہی والد اور والدہ کا جنازہ قادیان تدفین کے لئے لے جائے جانے کی باضابطہ اجازت حاصل کر لی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق اُن کی والدہ کا جنازہ قادیان لایا گیا اور موصیہ ہونے کے سبب بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور اب جب کہ مکرم چوہدری صاحب کی وفات ہو گئی تو ان کے سعادت مند بیٹوں نے اپنی والدہ کی طرح اپنے والد محترم کا تابوت بھی قبل ازیں حاصل کردہ اجازت کے مطابق کینیڈا سے بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر براستہ دہلی روانہ کیا یہ تابوت ۸/۱۷ کو امرتسر پہنچا۔ وہاں سے قادیان لایا گیا۔ چونکہ مرکز میں مرحوم کے رشتہ داروں کی طرف سے یہ اطلاع بھی موصول ہو چکی تھی کہ ان کے جنازہ کے لئے پاکستان سے ان کی بیٹی کے پہنچنے کا امکان ہے۔ اس لئے چند روز انتظار مناسب ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ اس لئے مورخہ ۸/۲۲ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے بعد نماز عصر مقامی درویشان کی بھاری تعداد معیت پہلے گلشن احمد کے احاطہ میں مرحوم چوہدری صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر سب درویشان جنازہ کو باری باری کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ لے گئے چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے آپ کو قطعہ نمبر ۹ بہشتی مقبرہ قادیان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر کے تیار ہو جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ مرحوم حضرت میاں گوہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور آپ کی سب اولاد کو اپنے بزرگ کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور سب کو اچھا نمونہ دکھاتے چلے جانے کی توفیق دے۔

بیرونی موصیوں کے لئے

اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس امر کا شکر گذاری اور احسان مندی کے ساتھ خاص طور پر ذکر کیا جانا بے محل نہ ہوگا کہ مکرم چوہدری محمد عثمان صاحب کی والدہ اور اُن کے والد دونوں کے لئے جب کینیڈا میں مقیم انڈین ہائی کمشنر صاحب سے قادیان میں جنازہ کی تدفین کی اجازت کے لئے درخواست کی گئی تو پہلے تو صاحب موصوف نے بڑی ہمدردی سے سب بات سُنی اور ساتھ ہی وعدہ کیا کہ وہ اس معاملہ کو دار السلطنت دہلی بھیج کر ہدایات لیں گے۔ چنانچہ ایک طرف تو ہمدردانہ جذبہ سے جناب انڈین ہائی کمشنر کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر گوربخش سنگھ صاحب نے بات سُنی اور معاملہ دہلی بھجوایا تو دوسری طرف ہماری بھارت گورنمنٹ نے بھی نہایت فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر دو موصی صاحبان کا جنازہ کینیڈا سے قادیان (بھارت) بھیجے جانے کی اجازت دے دی۔ ہم اس دونوں مخصوص مواقع پر متعلقہ افسران کے ساتھ مرکزی حکومت ہند کی وزارت خارجہ کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے محض انسانیت کے ناطے ایسی اچھی مثال قائم کی کیونکہ وفات پا جانے کے بعد کسی بھی جنازہ کا اُس کی پسندیدہ جگہ پر پہنچایا جانا اور اُس کی خواہش کو پورا کرانے میں فراخ دلی سے تعاون دینا انسانی ہمدردی کا ایک اچھا قابل ستائش نمونہ ہے۔"

محترم دیوی داس ٹھاکر وزیر تعلیم و وزیر خزانہ جموں کشمیر کی پونچھ میں آمد

احمدیہ مشن پونچھ کی طرف سے لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۱/۱۹ کو محترم دیوی داس ٹھاکر وزیر تعلیم و ڈپٹی منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر و ایجوکیشن کمشنر جناب ستیا بھوشن صاحب کے علاوہ بہت سے افسران سہ روزہ دورہ پر پونچھ تشریف لائے۔ یہاں پونچھ شہر واسیوں نے ان معزز مہمانوں کے لئے لاتعداد سواگتی گیٹ لگائے ہم نے بھی احمدیہ مشن پونچھ کی طرف سے ایک خوبصورت گیٹ لگایا۔ اور پھولوں کے ہار سے آپ کا سواگت کیا۔ نیز تمام معززین کی خدمت میں خوبصورت و دیدہ زیب پیکٹ میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ اور جماعت کا مختصر تعارف کروایا گیا۔ محترم جناب ٹھاکر صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے لٹریچر قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ میں آپ کے اس تحفہ سے بہت خوش ہوا ہوں۔ نیز کہا کہ میں خود مذہب سے گہرا تعلق رکھتا ہوں۔

محترم ایجوکیشن کمشنر ستیا بھوشن صاحب نے لٹریچر قبول کرتے ہوئے کہا کہ میں جماعت کی انسانی ہمدردی اور بے لوث انسانی خدمات سے بے حد متاثر ہوں۔ آپ نے محترم بابو عبد الکریم صاحب احمدی شہید پونچھ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ ایک بلند اخلاق و کردار کے مالک اور سرگرم جماعت کے ممبر تھے۔ انہوں نے پونچھ کی مسجد احمدیہ کی تعمیر کے سلسلہ میں انتھک محنت سے کام کیا ہے نیز کہا مجھے اُن کی بے وقت موت کا گہرا صدمہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ بابو صاحب ایک پُر جوش ہمدرد وطن تھے یہی وجہ ہے کہ جب ۱۹۴۷ء میں اکثر لوگ وطن چھوڑ گئے تو وہ معہ اہل و عیال پونچھ مسجد احمدیہ میں رہے اور بے شمار ہندو فیملیوں کو اس جگہ پناہ دی۔

اِس سلسلہ میں مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل نعمانی نے خاکسار کا بھرپور تعاون دیا جن کا میں شکر گذار ہوں۔ اس موقعہ پر وفات مسیح سے متعلق انگریزی میں بہت سا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ چونکہ گذشتہ چند ہفتوں میں اخبار پرتاپ میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ وفات مسیح سے متعلق لندن میں (All world Ahmadiyya conference) منعقد ہو رہی ہے۔ جس پر یورپ میں ایک دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ یہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں اس خبر سے اس موضوع پر گہری دلچسپی پیدا ہوئی اور انہیں اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس ریسرچ اور ہماری حقیر کوششوں کے بہترین نتائج برآمد فرمائے آمین۔

خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ پونچھ۔

"اور اب جبکہ اِن دو مثالوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حکومت ہند نے سیکولر نظام حکومت کا یہ عملی ثبوت دیا ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک کے موصی صاحبان یا اُن کے ورثا اگر اس مثال سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایسے موقع پر اگر انڈین گورنمنٹ کی طرف رجوع کریں گے تو ہمیں قوی امکان ہے کہ پہلے کی طرح انڈین گورنمنٹ ان کے معاملہ پر بھی فراخ دلی سے غور کرے گی۔

البتہ جہاں تک بہشتی مقبرہ کے قواعد کا تعلق ہے یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہئیے کہ ایسے موصی صاحبان کی وصیت کے حسابات کلئیرنس دہیگی وغیرہ کی تصدیق بھی ساتھ ہی آجانی چاہئیے تاکہ بہشتی مقبرہ میں جنازہ کی تدفین میں کسی طرح کی روک نہ رہے۔

(ایڈیٹر بدر)

درخواست دُعا

خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے نیز خاکسار کے والد صاحب کی کاروباری پریشانیوں کی دوری افضال الٰہی کے حصول کے لئے تمام احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

جن جماعتوں میں تاحال قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب عمل میں نہیں آئے وہ جماعتیں جلد اپنے اپنے قائد کا انتخاب کر کے بغرض منظوری مرکز ارسال فرمائیں۔ مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

(بقیہ صفحہ ۲)

انگلستان:- (۱) تذکرہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کا انگریزی ترجمہ) (۲) ایک غلطی کا ازالہ (انگریزی ترجمہ) (۳) Islam and Human Rights.

جرمنی:- (۱) اسلام کا تعارف (۲) مکالمہ مابین مسلمان اور عیسائی۔ (۳) The Quran on Space and Interplanetary Flights.

ہالینڈ:- (۱) برکات الدعاء۔ (۲) ہماری تعلیم۔ (۳) اسلامی اصول کی فلاسفی (ڈچ زبان میں)

ادارۃ المصنفین:- نے تفسیر صغیر کا نیا ایڈیشن بہت عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے۔ یہ کاغذ کہلاتا تو بائیبل پیپر ہے لیکن اسے میں "قرآن پیپر" کہتا ہوں۔ اس عمدہ اور قیمتی کاغذ کی وجہ سے تفسیر صغیر کا حجم خاصا مختصر ہو گیا ہے۔ گذشتہ ایڈیشن بالکل ختم ہو جانے کی وجہ سے نایاب ہو گیا تھا اور جماعت میں اس کی بہت مانگ تھی۔ چنانچہ ادارۃ المصنفین نے اب نیا ایڈیشن شائع کر دیا ہے۔ جو بہت خوبصورت ہے۔

تفسیر صغیر کے علاوہ ادارۃ المصنفین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآنی کا پانچواں حصہ شائع کیا ہے۔ یہ سورۃ یونس تا سورۃ کہف کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں مختلف مقامات پر رقم فرمائی ہے اسے کتب سے اخذ کر کے یکجا کیا گیا ہے۔ چار حصے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ اب پانچواں حصہ بھی شائع ہو گیا ہے۔

شرکۃ الاسلامیہ کی طرف سے تذکرہ کا چوتھا ایڈیشن چھپ چکا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے سلسلہ کی طرف سے شائع ہونے والی کتب و رسائل کا ذکر کرتے ہوئے روزنامہ "الفضل"۔ انصاراللہ کے ماہنامہ "انصاراللہ" خدام الاحمدیہ کے رسالہ "خالد" اور اطفال الاحمدیہ کے رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا ذکر کر کے ان کی خریداری کی تحریک فرمائی۔ اسی موقع پر حضور نے جناب ثاقب صاحب زیروی کے ہفت روزہ "لاہور" کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ جماعت کا رسالہ تو نہیں نہ جماعت کی آواز ہے البتہ وہ ایک احمدی کا رسالہ ہے اور وہ اسے ایک لمبے عرصہ سے نکال رہے ہیں۔ احباب کو اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ (باقی)

[ملخص از "الفضل" ربوہ مورخہ ۱۲ اور ۱۴ جنوری ۱۹۷۸ء]

محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب درویش ناظر بیت المال خرچ وفات پاگئے

(بقیہ صفحہ اوّل)

راقم الحروف کو اس بات کا فخر حاصل ہے کہ اس رسالہ کی تدوین میں ہمیشہ ہی خاکسار کے مشورہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے آپ نے دیکھا۔ اور اس کی تیاری کے لئے خود بھی بڑی محنت کی۔ یہ رسالہ اور مجلس انصاراللہ سے متعلق دوسرا کام ہمیشہ ہی صدقہ جاریہ کے طور پر یاد رہے گا۔

اسی طرح آپ نے اصل ڈیوٹی کے علاوہ زائد وقت میں ایک عرصہ تک اخبار بدر کے مینیجر کے طور پر بھی خوش اسلوبی سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جس کا ذکر بدر کے جوبلی نمبر میں آچکا ہے۔ فجزاہُ اللہُ تعالیٰ۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک حقیقی بھائی مکرم قریشی عبدالقادر صاحب اعوان درویش قادیان۔ اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ اس دنیائے فانی کو ہر شخص نے بہرحال چھوڑ جانا ہے۔ تاہم مرحوم قریشی صاحب کی یہ وفات ایک قومی صدمے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب موت ہے جس نے تمام عمر سلسلہ کی مقدور بھر خدمت کی اور ہمیشہ بے نفسی کا مظاہرہ کیا۔ آپ کا اکلوتا بیٹا گزشتہ سال ہی انگلستان سے آپ کی ملاقات کے لئے جلسہ سالانہ پر قادیان آیا تھا۔ اور بیٹی کو اپنے مرحوم باپ کی زیارت اور ملاقات کا موقعہ ہی نہیں ملا تھا اور وہ گزشتہ سال وفات پاگئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سب لواحقین و مرحوم کی وفات کے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور انہیں اور سب درویشان کو آپ کے نیک نمونہ خدمت دین پر عمل کرنے کی سعادت بخشتا رہے۔

مرحوم قریشی صاحب کی آخری بیماری میں حضرت صاحبزادہ صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت امرتسر ہسپتال میں تیمارداری اور دوسری خدمت بجالانے کی سعادت عزیز منور احمد صاحب کالا افغاناں۔ مکرم منیر احمد صاحب بی۔ اے۔ [illegible] اور عزیز یونس احمد صاحب بہاری کو حاصل ہوئی۔ ان کے علاوہ ان کے بھائی مکرم قریشی عبدالقادر صاحب اعوان بھی حتی المقدور وہاں پہنچ کر خدمت بجالاتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہم سب کو آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست دعا

(۱) مکرم خورشید احمد صاحب میر رشی نگر نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ انہوں نے صدقہ کی مد میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار: عبدالسلام لون رشی نگر۔

(۲) خاکسار ایک عرصہ سے بیکار ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجھے مستقل ملازمت عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار: محمد سعید۔ لکھنؤ۔

(۳) مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ مدراس جو غیر معمولی طور پر تبلیغی جوش و جذبہ رکھنے والے اور سلسلہ کے فدائی ہیں، پچھلے دنوں قریباً ایک ہفتہ سے عارضہ قلب کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ دو ماہ قبل بھی ان کے دل پر حملہ ہوا تھا۔ علاج کے بعد افاقہ ہو گیا تھا لیکن پھر دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے بات کرنے اور زیادہ ہلنے جلنے سے منع کیا ہے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ اپنے اس مخلص احمدی بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور خدمت دین والی لمبی عمر سے نوازے۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

(۴) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بفضلہ تعالیٰ امید سے ہیں۔ لیکن کچھ دنوں سے اس کے سبب بیمار ہیں۔ گذشتہ مرتبہ ایسی ہی علالت کے دوران اسقاط ہو گیا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور اپنی نعمت سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار: عبدالباقی
(جوڈیشیل مجسٹریٹ بہار)

تحریک زر اور دیگر انتظامی امور کے بارے میں مینیجر بدر سے اور مضامین کے بارے میں ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرمائیں (ادارہ)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES - 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

قادیان میں یوم جمہوریت کی تقریب

جھنڈا لہرانے کی رسم جناب سردار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ ایم ایل اے نے ادا کی!

قادیان ۲۶ر جنوری - آج میونسپل کمیٹی قادیان کے وسیع احاطہ میں یوم جمہوریت کی تقریب مقامی جنتا پارٹی کی طرف سے روایتی طور پر پوری شان و شوکت سے منائی گئی - جماعت احمدیہ کی طرف سے کثیر تعداد میں دوست شامل ہوئے - پروگرام کے مطابق صبح دس بجے جناب سردار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ ایم ایل اے نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی - پولیس گارد نے سلامی دی - اس موقعہ پر سکول کے بچوں نے قومی ترانہ گایا - اور قومی گیت پیش کئے - جماعتِ احمدیہ کی نمائندگی مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل میونسپل کمشنر نے کرتے ہوئے اپنی تقریر میں اس دن کی اہمیت بیان کی - مقامی جنتا کی طرف سے سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ میونسپل کمشنر نے سردار مہندر سنگھ صاحب ایم ایل اے کے سامنے کچھ مطالبات پیش کئے - اور اُن پر عملی طور پر جلد کارروائی کرنے کی بھی مانگ کی - سردار مہندر سنگھ صاحب ایم ایل اے نے تقریر کرتے ہوئے قادیان کی بستی کی اہمیت بیان کی اور کہا کہ قادیان جماعتِ احمدیہ کا مرکز ہے - اور اس طرح یہ شہر انٹرنیشنل پوزیشن کا حامل بن چکا ہوا ہے - جماعتِ احمدیہ ویسے بھی ایک با اصُول جماعت ہے اور اس جماعت کی عزت جناب چیف منسٹر سردار پرکاش سنگھ بادل کے دل میں موجود ہے چنانچہ اس علاقہ کے سدھار کے لئے مکرم چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں التجا کی گئی ہے - اور چیف منسٹر صاحب ماہ فروری میں قادیان تشریف لا رہے ہیں - اور وہ آپ لوگوں کے مطالبات کی منظوری کا اعلان موقعہ پر ہی کریں گے - اور ساتھ ہی بُنیادی پتھر بھی رکھیں گے - آخر میں سردار مہندر سنگھ صاحب ایم ایل اے موصوف نے پبلک کا شکریہ ادا کیا - اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی -

ناظر امُور عامّہ قادیان

نیک تحریک

مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کانپور نے مبلغین کے ذریعہ اور خدام کے ذریعہ اپنے گردونواح کی جماعتوں اور علاقہ میں تبلیغی جلسے منعقد کرنے کے لئے ایک لاؤڈ اسپیکر مائک و ۳ ہارن کی جماعت میں ضرورت پیش کی جس پر جماعت نے لبیک کہتے ہوئے لاؤڈ اسپیکر خریدنے کے لئے ایک ہزار روپے کے وعدے لکھائے اور نقد ادائیگیاں بھی کیں - اللہ تعالیٰ معطی احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے - ان کے کاروبار - اموال - رزق - ایمان و اخلاص میں برکت دے - اور خدمتِ اسلام و احمدیت کی توفیق عطا فرماتا رہے - آمین -

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان -

تبدیلیٔ ایڈریس

اس سے قبل مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج مبلغ کا ایڈریس شائع کیا گیا تھا - ان کا نیا ایڈریس درج ذیل ہے - موصوف ماہ اپریل کے اختتام تک جموں میں قیام رکھیں گے - وادی کے مبلغ اور احباب مندرجہ ذیل پتہ پر جموں میں انہیں ڈاک بھجوائیں -

مولوی محمد حمید صاحب کوثر - احمدیہ مسجد - مکان نمبر 242

کوچہ سمندر خان - بازار قصاباں - جموّں ــــ 180001

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

درخواستِ دُعا

مکرم رشید احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ عادل آباد ۱½ ماہ ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد مکان واپس آگئے - مگر ڈاکٹروں نے ابھی چلنے پھرنے سے منع کیا ہُوا ہے -

اسی طرح میرے چچا جان محترم مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب ہسپتال سے واپس آگئے ہیں - ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے -

خاکسار: سید بدرالدین احمد - انسپکٹر وقفِ جدید -

چوتھا آل اُڑیسہ خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع

بمقام سورو - مورخہ ۱۸-۱۹ر فروری ۱۹۷۸ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صُوبہ اڑیسہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۸-۱۹ر فروری کو چوتھا آل اُڑیسہ خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع بروز سنیچر و اتوار بمقام سورو منعقد ہو رہا ہے - لہذا قائدین حضرات اپنے خُدّام کے ساتھ ۱۷ر فروری کی شام تک سورو پہنچنے کی کوشش کریں -

المعلن :-

خاکسار :- شیخ عبدالحلیم صدر سب کمیٹی اجتماع

منظوری انتخاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کے انتخاب کی منظوری اپریل ۱۹۸۰ء تک دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

لجنہ اماء اللہ ــــ ہُبلی

صدر لجنہ اماء اللہ - محترمہ ننھی بو صاحبہ
سیکرٹری لجنہ - محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ -

لجنہ اماء اللہ ــــ کسومابیل

صدر لجنہ اماء اللہ - محترمہ کُنجائشہ بیگم صاحبہ -
سیکرٹری لجنہ - پی - جمیلہ بیگم صاحبہ -

لجنہ اماء اللہ ــــ شاہجہان پور

صدر لجنہ اماء اللہ : محترمہ محبوب ظفر مند صاحبہ
سیکرٹری مال : " حمیدہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری تعلیم : " مہر جہاں صاحبہ
سیکرٹری خدمتِ خلق ، " عائشہ بیگم صاحبہ -
جنرل سیکرٹری : محترمہ آفریدہ حمیدہ صاحبہ
سیکرٹری تربیت و اصلاح : محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ -
سیکرٹری تبلیغ : محترمہ امۃ الباری صاحبہ -
سیکرٹری [illegible] " امۃ الحی تحسین صاحبہ -

لجنہ اماء اللہ ــــ گلبرگہ

صدر لجنہ اماء اللہ : محترمہ سلیم نجمہ صاحبہ
سیکرٹری لجنہ : " رحمت بی صاحبہ
سیکرٹری مال : " سلیم نجمہ صاحبہ
سیکرٹری خدمتِ خلق : " قمر النساء صاحبہ -
نائب صدر لجنہ : محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ -
نائب سیکرٹری : " بشریٰ بیگم صاحبہ
نائب سیکرٹری مال : " شاہدہ بیگم صاحبہ -
نائب سیکرٹری خدمت خلق : " رحیمہ بیگم صاحبہ -

درخواستِ دعا

خاکسار کے چچا جان جناب الحاج بی - ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بنگلور اچانک بیمار ہو گئے ہیں - اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں - احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے - آمین -

خاکسار : محمد حفیظ اللہ سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ - بنگلور -